

لیلی

ل

لیلی

چھ صفات

- ۱) ایمان
- ۲) نماز
- ۳) عالم و ذکر
- ۴) اکرم مسلم
- ۵) اخلاقیت
- ۶) دعویتِ الی اللہ

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی کامیابی اپنے دین میں رکھی ہے، جس کے زندگی میں دین ہو گا
اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں کامیاب کرے گے اور جس کے زندگی میں دین نہیں ہو گا
اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ناکام کرے گے، دین پر چلنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے موت
سے پہلے پہلے دیا ہے دین پر چلنا آسان ہو جائے اسلئے چند صفات پر محنت کی جاتی ہے۔

۱۔ پہلی صفت: ایمان ہے

جس کے بول ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ایمان کا مقصد ہے ہمارے دل کا یقین صحیح ہو جائے کہ کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی
ہے، نفع و نقصان، عزت و ذلت، بیماری و تندرستی، زندگی اور موت کے مالک اللہ تعالیٰ ہے۔
اللہ کسی چیز کے محتاج نہیں ساری کائنات اللہ کی محتاج ہے۔

❖ اسیاب کے بغیر اللہ کرتے ہیں جیسے آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔

❖ اسیاب کے خلاف بھی اللہ کرتے ہیں جیسے ابراہیمؑ کو آگ جلانہ سکی اور اسماعیلؑ کو
چھڑی کا نٹ نہ سکی اور موسیؑ کو پانی دبا نہیں سکا۔

❖ اسیاب کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کرتے ہیں جیسے دکان سے روزی اللہ دیتے ہیں اور کھیتی
سے غلہ اور انسانوں کا گاتے ہیں۔

یہ یقین ہمارا بن جائے اس لئے تمیں لائک کی محنت کرنی ہے۔

(۳) دعاء

(۱) دعوت (۲) مشق

۱) پہلی محنت:- ایمان کی خوب لوگوں کو دعوت دینی ہے کہ:

جو بھی بندہ لا الہ الا اللہ کہے اور پھر اسی کلنہ پر اس کی موت ہو جائے تو وہ ضرور جنت میں جائے گا۔

ii. قیامت اسوقت تک نہیں آسکتی جب تک دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا رہے گا۔

iii. ترازو کے ایک پلٹرے میں سات زین اور سات آسمان رکھ دئے جائے اور دوسرے پلٹرے میں کلمہ لا الہ الا اللہ رکھا جائے تو کلمہ والا پلٹر اجھک جائے گا۔

۲) دوسری محنت:- اس بات کی مشق کرنا ہے کہ جہاں کی مخلوق سے ہوتا دیکھاں دے یا نہ وہاں مخلوق سے ہونے کا انکار کرنا ہے اور اللہ سے ہونے کا اقرار کرنا ہے۔

۳) تیسرا محنت:- دعاء کے ذریعہ ایمان کی حقیقت اور ایمان کی سلامتی کو اللہ سے مانگنا ہے۔

۳۔ دوسری صفت: نماز ہے

۱۹۔ نماز کا مقصد ہے کہ جس طرح ہم نماز میں اللہ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کے طریقہ پر رہتے ہیں اسی طرح ہماری نماز کے باہر والی زندگی بن جائے نماز بہت ہی اہم عبادت ہے ایمان کے بعد سب سے بڑا درجہ نماز کا ہے، نماز کا تعلق زندگی سے ہے، جس کی نماز صحیح اس کی زندگی صحیح ہو گی اور اللہ صحیح زندگی کا آسان حساب لگے۔
ہماری نماز بھی صحیح ہو جائے اس لئے تین لائے کی محنت کرنا ہے۔

۱) پہلی محنت:۔ نماز کی لوگوں میں خوب دعوت دینا ہے کہ:

۱. جو شخص نماز پڑھنے کو ضروری سمجھے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گے۔

۲. ii. نماز کا درجہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ انسان کے بدن میں سر کا درجہ ہوتا ہے۔

۳. iii. ہر فرض نماز کے بعد بندہ کی ایک دعاء اللہ کے بیہاں قبول ہوتی ہے۔

۲) دوسری محنت:۔ نماز کی پابندی کرتے ہوئے اسکے ظاہر اور باطن کو بنانا ہے۔

ظاہر یہ ہے کہ وضو، قیام، رکوع، سجده، قعدہ اور قرآن کا پڑھنا صحیح ہو۔

باطن یہ ہے کہ اس دھیان سے نماز پڑھنا ہے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں یا اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

۳) تیسرا محت:۔ دعاء کے ذریعہ نماز کی حقیقت کو اللہ نے خوب مانگا ہے۔

۳۔ میری صفت: علم و ذکر ہے

علم:-

علم کا مقصد ہے ہمارے اندر تحقیق کا جذبہ آجائے کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، جائز کیا ہے اور ناجائز کیا ہے۔ ہر کام میں ہم اللہ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کے سنت طریقہ کو دیکھ کر عمل کرنے والے بن جائے، اسی میں ہماری سو فی صد کامیابی ہے۔

علم و طرح کا ہے ایک فضائل والا علم اور دوسرا مسائل والا علم فضائل والے علم سے اعمال کا شوق پیدا ہوتا ہے اور مسائل والے علم سے اعمال درست ہوتے ہیں۔

یہ دنوں طرح کا علم ہمارے اندر آجائے اسلئے تین لائے کی محنت کرنا ہے۔

i) پہلی محنت:- علم کی لوگوں میں خوب دعوت دینا ہے کہ: ۱. جو شخص علم دین سکھنے کے لئے کوئی راستہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کرتے ہیں۔

ii) علم کا ایک باب سکھنا ہزار رکھات پڑھنے سے بہتر ہے۔

iii) ہر موسیٰ مرد اور عورت پر دینی علم یکھنا فرض ہے۔ ۲) دوسری محنت:- فضائل والا علم تعلیم کے حلقوں کے ذریعہ اور کتابوں سے حاصل کرنا ہے مسائل والا علم معتبر علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر حاصل کر کے عمل کرنا ہے۔

۳) تیسرا محنت:- دعاء کے ذریعہ اللہ سے علم کی حقیقت کو مانگنا ہے۔

ذکر:

ذکر کا مقصد ہے ہمارے اندر اللہ کا دھیان آجائے، ہم سے جتنے گناہ ہوتے ہیں بے دھیانی کی وجہ سے ہوتے ہیں کہ مجھے کوئی نہیں دیکھتا، مجھے کوئی نہیں پہچانتا تو ہم گناہ کر بیٹھتے ہیں۔ جب ہمارے اندر اللہ کا دھیان ہو گا تو کوئی دیکھے یا نہ دیکھے اور کوئی پہچانے یا نہ پہچانے ہمیں تو اللہ دیکھ رہا ہے یہ سوچ کر گناہ سے پہچنا آسان ہو جائے گا۔

یہ اللہ کے دھیان والی صفت ہمارے اندر آجائے اس لئے تین لائن کی محنت کرنا ہے۔

۱) پہلی محنت:- ذکر کی لوگوں میں خوب دعوت دینا ہے کہ:

a. جنت کے آٹھ دروازے ہیں اس میں سے ایک دروازہ اللہ نے ذکر کرنے والوں کے لئے بنایا ہے۔

b. ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

c. ذکر روزی کو کھینچتا ہے اور ذکر شیطان کو دور کرتا ہے۔

۲) دوسری محنت:- اپنی ذات سے صبح و شام تین تسبیحات (تیرا کلمہ، درود شریف، استغفار) کی پابندی کرنی ہے، قرآن کی تلاوت اور مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے۔

۳) تیسرا محنت:- دعاء کے ذریعہ اللہ سے اللہ کا دھیان مانگنا ہے۔

۳. چو ہی صفت: اکرام مسلم ہے

اکرام مسلم کا مقصد ہے ہم اپنے اخلاق کو اچھا بناتے ہوئے ہر ایک کا اکرام کرنے والے بن جائے۔ اور معاملات کو درست کرتے ہوئے حقوق کو ادا کرنے والے بن جائے۔ اچھے اخلاق سے لوگ دین کے قریب آئے گے اور حقوق کے ادا کرنے سے نیکیوں کی حفاظت ہو گے۔ یہ اکرام والی صفت ہمارے اندر آجائے اسلئے تین لائے کی محنت کرنی ہے۔

۱) پہلی محنت: اکرام کی اور اخلاق کی لوگوں میں خوب دعوت دینا ہے کہ:

a. قیامت کے دن مومن کے ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔

b. ii. رحم کرنے والوں پر رحم رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کر دا سماں والا تم پر رحم کرے گا۔

c. iii. سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن ابیناء، صدقیں اور شہداء کے ساتھ ہو گے۔

d. iv. ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور باپ جنت کا دروازہ ہے۔

۲) دوسری محنت: اپنی ذات سے یہ کرنی ہے کہ:

a. i. ہر ایمان والے کو اچھے نظر سے دیکھنا ہے۔

b. ii. ساری تخلوق سے اچھا سلوک کرنا ہے۔

c. iii. سلام کے رواج کو عام کرنا ہے۔

d. iv. اور ہر ایک کے حقوق کو جان جان کر ادا کرنا ہے۔

۳) تیسرا محنت: دعاء کے ذریعہ ان صفات کو مانگنا ہے۔

اخلاص نیت

۵. پانچویں صفت:- اخلاصِ نیت ہے
 اخلاصِ نیت کا مقصد ہے کہ ہمارے اندر اللہ کی رضا کا جذب آجائے، ہم ہر عمل اللہ کے لئے کرنے والے بن جائے۔ نام، نمود، دکھلاؤ اور عزت، شہرت کے لئے اعمال نہ کرے اسلئے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ انہی اعمال کو قبول کرے گے جو ہم نے اللہ کے لئے کئے ہو گے۔ اخلاص بہت اچھی صفت ہے مخت کرنے پر سب سے آخر میں آتی ہے اور مخت کے چھوٹے پر سب سے پہلے زندگی سے نکل جاتی ہے۔

یہ اخلاصِ والی صفت ہمارے زندگی میں آجائے اسلئے قبیل لائیں کی مخت کرنی ہے۔

۱) پہلی مخت:- اخلاص کی لوگوں میں خوب دعوت دینا ہے کہ اخلاص والوں کے لئے خوشخبری ہو وہ اندر ہیروں میں چراغ ہے، ان کی وجہ سے سخت سے سخت فتنے دور ہو جاتے ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ صورتوں اور والوں کو نہیں دیکھتے بلکہ نیتوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔

۲) اللہ کے رضا کے خاطر ایک سمجھوڑ کے بقدر کئے ہوئے صدقہ کا ثواب اللہ تعالیٰ پہاڑوں کے برابر ہیتے ہیں۔

۳) دوسری مخت:- اپنی ذات سے یہ مشق کرنا ہے کہ ہر عمل سے پہلے اور درمیان میں اور عمل کے آخر میں نیت کو دیکھنا ہے کہ یہ عمل میں نے کیون کیا؟ اللہ کے لئے کیا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرنا ہے اور اگر دکھلاؤے کی نیت ہو تو استغفار کرے۔

۴) تیسرا مخت:- دعاء کرنے سے اخلاص کو بچتا ہے

۳) تیسرا مخت: دعاء کے ذریعہ اللہ سے اس مخت پر جنے کی استقامت کو ماننا ہے
پرہیز کے طور پر لاینی ہاتوں سے پھنا☆

چھٹی صفت: دعوت الى اللہ (اللہ کی راہ میں نکلنے کی دعوت)
اس صفت کا مقدمہ یہ ہے کہ ہم اپنے جان و مال کا استعمال صحیح کرنا آجائے، ہر ایمان
والے کا جان و مال کو اللہ تعالیٰ نے جنت کے بدھے خرید لیا ہے۔ جان و مال کو ہم اپنی ملکیت سمجھ
کر غلط استعمال کرنا پھر وہ اور اللہ کی امانت سمجھ کر صحیح استعمال کرنے والے بن جائے، صحیح
استعمال کرنے کی جگہ اللہ کا دین ہے اسلئے دین کی مخت پر خوب لگایا جائے اور مخلوق (غیریب
مکین، یقین، بیان، حادث مند) پر لگایا جائے اور اپنی ذات پر بقدر ضرورت لگائے۔
یہ مزاج ہمارا ہے اسلئے تم میں لائیں کی مخت کرنا ہے۔

i) پہلی مخت: اللہ کی راہ میں نکلنے کی لوگوں میں خوب دعوت دینا ہے کہ:

۱. اللہ تعالیٰ کے راست کا ایک دن اسکے علاوہ کے ہر اردوں سے بہتر ہے۔

ii. اللہ کی راہ میں تھوڑی دیر کھڑا رہنا شاید۔ قلادوں میں جو جراہوں کے سامنے عبادت
کرنے سے بہتر ہے۔

iii. اللہ کی راہ میں رات گزارنا گویا جنت کے باغ میں رات گزارنا ہے۔

۲) دوسری مخت: اپنی ذات سے یہ کرتا ہے کہ:

i. ہم اپنے گھروں میں تعلیم کا اہتمام کریں۔

ii. محلے کے مسٹو رات کے اجتماعی تعلیم میں شرکت کریں۔

iii. ۳) تیسرا مخت: میں سہ روزہ لگائیں۔

iv. ۴) ہر سال ٹھر ہو لگائیں۔